میثاق ہوا کہ ہم ایک خدا، رسول اور اسلام کا نظام مکمل طور پر نافذ کریں گے، اس لئے اس میثاق (دستور) کی توثیق کے ساتھ اس میثاق کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ آئندہ جو آئین بن رہا ہے، وہ اسلامی ہو۔ عہد کی تجدید و توثیق ہوگی تو ہم کامیاب ہوں گے۔"

مستقل دستور میں مملکت کا نام زیر بحث آیا تو ایک رکن اسمبلی (ملک محمد جعفر پیپلز پارٹی) نے یہ کہہ کر بحث کا دروازہ کھول دیا کہ مملکت کا سرکاری نام "اشتراکی جمہوریہ پاکستان" ہو۔ مولانا نے فرمایا:

"میں نہیں سمجھتا کہ ہم اسلام کے نام سے کیوں بھاگتے ہیں اور کیوں نفرت کرتے ہیں۔ جبکہ ہمارے تمام مسائل کا حل اسلام ہے۔"

مختصر یہ کہ مولانا موصوف کے خیالات "دلیل سحر" کے مصداق ہیں اور انشاء اللہ اسلامی نظام کی سحر طلوع ہوگی۔ ایک کمی کھٹکتی ہے اگر مولانا مدظلہ کی سوانح شامل کتاب ہوتی تو بہتر ہوتا۔

کتابچے کے آغاز میں جناب شمس القمر قاسمی کا دس صفحات پر مشتمل پیش لفظ ہے جسے مزید بہتر ہونا چاہئے تھا۔ میری رائے ہے کہ پاکستان کی سیاست میں دلچسپی رکھنے والے ہر فرد کو "دلیل سحر" کا مطالعہ کرنا چاہئے اور مولانا کے خیالات عالیہ کو آویزہ گوش بنانا چاہئے۔ ان اہم اشاعتی خدمات پر ناشر عزیز پبلی کیشنز لاہور مبارکباد کی مستحق ہے۔

ارمغان آزاد۔ (حصہ اول) | مرتب: ابو سلمان شاہجہانپوری۔ ناشر: مکتبہ الشاہد علی گڑھ کالونی کراچی۔ ۱۹۔ طباعت و کتابت عمدہ۔ مجلد مع دیدہ زیب گرد پوش۔ قیمت ساڑھے پانچ روپے۔

جناب ابو سلمان شاہجہانپوری کو مولانا آزادؒ اور ان کی دینی و علمی خدمات سے عشق کی حد تک لگاؤ ہے۔ انہوں نے مولانا آزاد کی متنوع شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر پہلے "امام الہندؒ" کے نام سے ایک کتاب مرتب کی پھر مولانا آزاد کے مکاتیب کا ایک قابل قدر مجموعہ مکاتیب ابو الکلام آزاد مرتب کیا اور اب مولانا مرحوم کے اردو و فارسی کلام اور ابتدائی مضامین نثر "ارمغان آزاد" کی صورت میں اہل علم حضرات کے حضور پیش کئے ہیں۔ مولانا آزاد کی شخصیت اور ان کے افکار و نظریات کے مطالعہ میں ان کی ابتدائی علمی کوششیں اکثر نظر انداز کر دی جاتی ہیں۔ ابو سلمان صاحب نے یہ کتاب مرتب کر کے اہل تحقیق پر احسان کیا ہے۔

کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول میں مولانا آزاد کا اردو اور فارسی کلام درج ہے۔ مرتب مولانا کے کلام کی اہمیت پر لکھتے ہیں:

"مولانا آزاد کا کلام اس لئے موضوع مطالعہ نہیں ہونا چاہئے کہ یہ کوئی اعلیٰ درجے کا